مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس (۱۹۶۵ء) سے افتتاحی خطاب

شاہ فیصل شہید☆

میں اللہ تعالیٰ کے نام سے اس مؤتمر اسلامی کا افتتاح کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ مؤتمر اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔

برادران اسلام! السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ اپنی اس مؤتمر کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مقدس سرزمین میں، اس کے معظم گھر کے سائے میں اور اس مقدس شہر میں منعقد کر رہے ہیں، جہاں سے نور اسلام طلوع ہوا اور حضرت محمد صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ کی یہ مؤتمر ایک عام مؤتمر نہیں، بلکہ یہ اس لحاظ سے بڑی اہم ہے کہ اس میں آپ پوری دنیا کے مسلمانوں کے مسائل پر غور وخوض کریں گے۔

عزیز بھائیو! مسلمانوں کی نظریں بڑی امیدوں اور آرزوؤں کے ساتھ آپ حضرات کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ توقع رکھتے ہیں کہ اس مؤتمر سے ایک نئے دور کا آغاز ہو گا، جو ان کے لیے راہ حق پر گامزن ہونے، صحیح اسلامی سمت اختیار کرنے، اور اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کی دعوت کو عام کرنے کا باعث بنے گا۔

اس زمانے میں مسلمانوں کو جو امتحان درپیش ہے، اس کی گزشتہ تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملے گی۔ عہد ماضی میں مسلمان ایسے دشمنوں کے خلاف صف آرا تھے، جو کھل کر سامنے آتے تھے۔ لیکن ان دنوں ہم بعض ایسی مصیبتوں میں گرفتار ہیں، جو خود مسلمانوں کی اپنی پیدا کی ہوئی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ حضرات اسلام اور مسلمانوں کے موجودہ حالات سے خوب واقف ہوں گے۔ میں اس بارے میں آپ سے کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔ یقیناً یہ امور آپ حضرات بھی اتنا ہی جانتے ہیں، جس قدر میں جانتا ہوں۔ دنیا کے ہر حصے کے مسلمانوں کی توقعات کے آپ لوگ، جو اس مؤتمر میں جمع ہیں، مرکز ہیں۔ اس لیے ہم سب پر فرض ہے کہ ہم اپنے امراض کا درماں ڈھونڈیں۔ اپنے مسائل پر غور و خوض کریں اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر سال حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کا جو موقع بہم پہنچایا ہے، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ہم مندرجہ ذیل امور پر نظر ڈالیں:

☆ شاہ فیصل (مرحوم) خادم حرمین شریفین، سعودی عرب

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IRI, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

ہمارے حالات کیا ہیں؟ ہم کن بیماریوں سے دو چار ہیں؟ اور ان کا علاج کیا ہے؟ ہمارے معاملات کی کیسے اصلاح ہو؟ ہم اپنے دین میں کس طرح سمجھ اور تفقہ حاصل کریں؟ اور امت اسلامیہ کی خدمت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہم پر واجب کیا ہے؟ اسے کیسے بجا لائیں؟

برادران کرام! ہم اس شہر میں آپ حضرات کا عوام اور حکومت ہر دو کی طرف سے خیر مقدم کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں آپ لوگوں کے ساتھ ان میں سے بنائے، جن کے بارے میں اس کا ارشاد ہے:﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ مملکت سعودی عرب کے عوام اور اس کی حکومت کے لیے یہ بہت بڑا شرف ہے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی دعوت کو عام کرنے، امت اسلامیہ کی خدمت بجا لانے، اس کے مقام کو بلند کرنے، اس کی آرزوؤں کی تکمیل اور اس کے لیے راہ حق کو روشن کرنے میں ساعی ہوں اور ایک کارکن کی حیثیت سے کام کریں۔

ہم آج امت اسلامیہ میں وہ تفرقہ، نزاع اور اختلاف پاتے ہیں، جو ایک بڑے خطرے کا پتہ دیتا ہے۔ آخر ہم بھائیوں میں یہ تفرقہ اور اختلاف کیوں جب کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسولﷺ کی سنت موجود ہے۔ ہم سب پر یہ فرض ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں کتاب اللہ اور سنت رسول کو حکم بنانے کی کوشش کریں اور آپ جانتے ہیں کہ دین اسلامی حکمت کا دین، ترقی کا دین، سطوت و قوت کا دین، عدل و انصاف کا دین اور مساوات کا دین ہے اور انسان کا بنایا ہوا کوئی نظام اور قانون نوع انسان کے مطالبات کی تنظیم، ترتیب اور انہیں عملی جامہ پہنانے میں تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا، جہاں اسلام پہنچا ہے۔

برادران گرامی! ہم مسلمان ہیں۔ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ رسول اللہﷺ کی سنت کے تابع ہیں۔ اس کے باوجود ہم ان انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور دستوروں کو کیوں اختیار کریں۔ جو ہمارے اصول دین سے متعارض ہیں۔ عزیز بھائیو! دین اسلامی مسلمانوں کو ایسے امور کی تنظیم سے منع نہیں کرتا، لیکن اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسولﷺ سے استنباط احکام کریں۔ ہمیں اپنے امور اور معاملات اللہ کی کتاب اور اس کے رسولﷺ کی سنت کے مطابق منظم کرنے چاہئیں۔ ہوسکتا ہے کہ کتاب و سنت میں جو کچھ آیا ہے، اس پر ہم نے کافی غور و تدبر نہ کیا ہو اور ہم میں کچھ نقص ہو۔ یا ہم ان دونوں کے معانی سمجھنے میں قاصر رہے ہوں۔ اس صورت میں ہم پر فرض ہے کہ اس بارے میں خوب غور و خوض کریں اور مجھے

پورا یقین ہے کہ مسلمانوں کے اہل فضل علماء سنت نبویؐ میں مسلمانوں کی بہتری کے لیے جو کچھ ہے، اس کی وضاحت کا فریضہ ادا کریں گے۔

آج اسلام اور مسلمان جن مختلف تحریکات اور تباہ کن خیالات کا جو کہ ان سب چیزوں کے مخالف ہیں، جنہیں رسول اللہ ﷺ لے کر مبعوث ہوئے، نشانہ بن رہے ہیں۔ میں اس بارے میں زیادہ طول نہیں دینا چاہتا۔ اس ضمن میں بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ خود ہمارے اندر ایسے لوگ ہیں، جو ان خیالات اور طریقوں اور ایمان لے آئے ہیں اور ان کے زور سے مسلمان اقوام پر مسلط ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ ہم جو یہ دعوت اسلامی دے رہے ہیں، اس میں ہماری مخالفت ہوگی۔ ہم پر اعتراض کیے جائیں گے اور ہو سکتا ہے۔ کہ ہم پر حملے کیے جائیں۔ یقیناً اللہ کی نصرت و قدرت ہمارے شامل حال ہوگی اور ہم اس راہ سے نہیں ہٹیں گے۔ ہم نے اپنی بساط کے مطابق اللہ کے دین کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے، تو جو چاہے ہم پر اعتراض کرے اور جس کا دل چاہے ہمیں اپنے حملوں کا نشانہ بنائے۔ ہم نہ ان کی طرف التفات کریں گے اور نہ ان کی باتوں کا ان کی طرح جواب دیں گے۔ اس بارے میں ہم وہ کہنے پر اکتفا کریں گے۔ جو رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے مروی ہے یعنی "**اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون**"۔

برادران کرام! سعودی عرب کی حکومت اور اس کے عوام یقینی طور پر دنیا کے ہر حصے میں اپنے بھائیوں کی مدد کریں گے۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی متمنی ہیں کہ جن امور میں دین اور دنیا کی بھلائی ہے۔ ان میں وہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اس وقت مسلمان دو گروہوں پر مشتمل ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو خود صاحب اختیار ہے۔ اس گروہ پر واجب ہے کہ وہ کتاب و سنت کو اپنا حکم بنائے اور اس کے اپنے علاقوں یا دوسرے علاقوں میں مسلمانوں کی اصلاح احوال کے لیے اس پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں، انہیں بجالائے۔ دوسرا گروہ مسلمان اقلیتوں کا ہے۔ جو دوسرے ملکوں میں رہتی ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ اپنے دین کی خدمت اور احکام الٰہی کے اتباع میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ ہم آخر الذکر گروہ سے متعلق اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ نہیں کہیں گے کہ وہ اپنی حکومتوں کی مخالفت کریں اور اپنے ملکوں کے قانون کے خلاف کوئی اقدام کریں۔ وہ آپس میں اپنے ارادوں و نیتوں میں اور اپنے عقائد میں کتاب و سنت کو حکم بنائیں۔ جو ان سے صلح و سلامتی سے پیش آئے، اس سے صلح و سلامتی سے پیش آئیں اور تخریب پسند اور توڑ پھوڑ کرنے والا عنصر نہ بنیں۔

آج کے دن جس کے متعلق ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ اسلامی اقدام و بیداری کا اللہ کے فضل و کرم سے نقطہ آغاز ہوگا، میں مملکت سعودی عرب کے مسلک سیاست کی وضاحت کرتا ہوں؛ ہماری اسلامی سیاست وہی ہے، جو اس سے پہلے تھی۔ ہم دنیا کے ہر حصے اور ہر جگہ کے مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور اپنی بساط کے مطابق مسلمانوں کی صفوں کو متحد کرنے، انہیں ایک دوسرے سے قریب لانے اور ان کے آپس میں پیدا ہونے والے اختلافات کو دور کرنے میں برابر کوشاں ہیں۔ ہم اس تجویز کی تائید میں ہیں کہ تمام اسلامی سربراہوں کی ایک مؤتمر منعقد ہوتا کہ یہ اعلیٰ سطح کی اسلامی مؤتمر مسلمانوں کے مسائل پر غور کر کے ان کے متعلق فیصلے کرے۔

باقی رہی ہماری عربی سیاست، تو وہ جامعہ عربیہ (عرب لیگ) کے میثاق کے دائرے میں اخوت، محبت اور تعاون کی سیاست ہے۔ ہم ہر اہم معاملے میں اور ہر مسئلے اور مشکل میں جو ہمارے عرب بھائیوں کو پیش آئے، ان کے ساتھ ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم اس میں سب سے آگے ہوں گے نہ کہ پیچھے۔ ہم اپنے عرب بھائیوں سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں اخوت و محبت کی نظر سے دیکھیں اور ہمارے لیے اذیت اور پریشانیوں کا باعث نہ بنیں۔ باقی رہی ہماری بین الاقوامی سیاست تو ہم اقوام متحدہ کے رکن ہیں۔ اس کے میثاق کا احترام کرتے ہیں اور جو کچھ اقوام متحدہ میں ہوتا ہے۔ اس میں ہمارا رویہ عدل وانصاف کا ہے۔ بڑے ملکوں کے آپس کے دھڑوں میں جو جھگڑے ہیں، ان میں ہمارے موقف غیر جانب دارانہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی جس چیز کو ہم صحیح سمجھیں اور مانیں اور خاص طور پر جس کا انسانیت کی مصلحت عمومی سے تعلق ہو، ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

جہاں تک ہماری داخلی سیاست کا تعلق ہے، اس میں سب سے مقدم تو یہ ہے کہ کتاب و سنت کو حکم بنایا جائے اور اصلاح امور کے لیے ایسے طریقے اختیار کیے جائیں جو کتاب و سنت کی حدود سے خارج نہ ہوں۔

برادران گرامی! ہم اپنے ملک اور اپنی قوم کو ہر قسم کی اصلاح و ترقی کے راستے پر آگے لے جانا چاہتے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ خواہ ہمارے راستے میں کتنی بھی مشکلات کیوں نہ حائل ہوں، ہم اللہ کی نصرت و قوت سے اس راہ پر آگے بڑھتے رہیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے اصلاح و ترقی کے جو اقدامات کیے ہیں، میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ آپ حضرات خود ہماری ان کوششوں کو دیکھتے ہیں۔

میں یہاں اس موقع پر سیاسیات اور اس کے کسی خاص مسئلے میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن لیکن ایک مسئلہ ہے جو کہ آپ سب کا مسئلہ ہے اور اس کو میں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ میں اس مسئلے پر سیاسی حیثیت سے بحث نہیں

کروں گا بلکہ میں اسے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کے مسئلے کے طور پر پیش کروں گا اور یہ مسئلہ فلسطین ہے۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ نہیں، نہ یہ اقتصادی ہے بلکہ یہ ایک انسانی اور اسلامی مسئلہ ہے۔

برادران گرامی! اگر میں آپ کا کچھ زیادہ وقت لیا ہے، تو آپ مجھے معاف فرمائیں، آج ہم ایک ایسے مقام پر اور ایسے زمانے میں ہیں کہ ہمارا فرض ہے کہ اپنے امور کو واضح طور پر بیان کریں تاکہ ہم اپنی صورت حال کو اچھی طرح جان لیں اور ہمارے رب، ہماری قوموں اور ہمارے ملکوں کی طرف سے ہم سے جو کچھ مطلوب ہے، اسے عمل میں لاسکیں۔ آپ حضرات اللہ کی راہ میں جہاد کا جھنڈا بلند کرنے کے لیے مدعو ہیں اور جہاد فقط بندوق اور تلوار سے نہیں ہوتا۔ بے شک کتاب و سنت کی دعوت دینا، ان کو مضبوطی سے پکڑنا اور ان پر ثابت قدم رہنا بھی، خواہ اس میں ہمیں کتنی مشکلوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے، جہاد ہے۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں اور اپنی بساط کے مطابق وہ اعمال بجالائے، جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور اپنے حسب مقدور اس کی راہ میں جہاد کرے۔ ہمیں امید ہے آپ حضرات اس مؤتمر میں اپنے ان تمام دنیاوی امور پر غور کریں گے جو مسلمانوں کے لیے اہمیت رکھتے ہیں اور وہ چیزیں بھی آپ کے زیر غور آئیں گی، جن کے بارے میں مسلمانوں ہی میں سے کوئی معترض شاید یہ اعتراض کرے کہ وہ دین اسلام اور شریعت محمدیؐ کو نہیں سمجھا۔

اسی طرح ہمارے دینی امور ہیں۔ جو ہمارے لیے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ پھر ہمارے اجتماعی و اقتصادی امور ہیں۔ آپ حضرات کا فرض ہے کہ ان سب کو زیر بحث لائیں اور ان میں سے جو کتاب و سنت کے مطابق ہیں، ان کی نشاندہی کریں تاکہ ہم دنیا پر ثابت کرسکیں کہ ہمارا دین اسلام ہی صحیح دین ہے اور اس میں باطل کسی جہت سے بھی بار نہیں پا سکتا۔ نیز ہم ان لوگوں کی تردید کرسکیں، جن کا یہ دعویٰ ہے کہ دین اسلام میں نہ تو اجتماعی تنظیم کا اور نہ اقتصادی اور تعلیم و تربیت کی تنظیم کا کوئی نظام ہے۔

برادران کرام! میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے متمنی ہوں کہ وہ ہم سب کو اپنے واجبات پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری نیتوں اور ہمارے عقائد کی اصلاح کرے ہم اسی راستے پر چلیں! جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مقرر فرمایا ہے۔ وہ ہمارے مستقبل کو ہمارے ماضی سے بھی شاندار بنائے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

❁❁❁❁❁